101776 ـ خاوند مجبور كرتا ہے كہ گھر والوں اور لوگوں سے جو سنا ہے وہ سب كچھ بتايا جائے

سوال

ميرا خاوند مجھے مجبور كرتا ہے كہ ميرى والدہ يا بہن يا كسى دوسرے شخص نے جو بات بھى مجھ سے كى ہے وہ بتاؤں، اور دليل يہ ديتا ہے كہ ہو سكتا ہے ميرى ماں نے كوئى ايسى بات كہى ہو جس سے گھر خراب ہو جائے، اور اگر ميں نہ بتاؤں تو مشكلات شروع ہو جاتى ہيں، كيا ميں خاوند كى بات مان لوں يا نہ ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ اس خاوند پر واجب ہے ـ اگر اس كى بيوى كى بات صحيح ہے تو ـ وہ اپنى بيوى سے اس مطالبہ ميں اللہ سے ڈرے، اور وہ يہ جان لے كہ وہ اس فعل كى بنا پر گنہگار ہوگا، اور اس كى بيوى كے ليے اس مطالبہ ميں اطاعت كرنا حلال نہيں.

2 ـ اور ہم اس خاوند كو نصيحت كرتے ہيں كہ وہ لوگوں كى بجائے اپنے نفس ميں مشغول رہے، اور اپنے عيوب كو ديكھ كر ان كى اصلاح كرے، اور اپنى كوتاہى كو دور كرنے كى كوشش كرے اور اپنے نفس امارہ كو كمال تك پہنچائے، اس كے ليے لوگوں كے بارہ ميں مشغول ہونے سے يہى بہتر اور اولى ہے كہ لوگ كيا كہتے ہيں، اور فلاں نے كيا كہا اور كيا كيا ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

لوگوں ميں سب سے زيادہ خسارہ پانے والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس ميں مشغول ہو كر اللہ كو بھول جائے، بلكہ اس سے بھى زيادہ نقصان اور خسارہ اٹھانے والا شخص وہ ہے جو اپنے آپ كو بھول كر لوگوں ميں مشغول ہو جائے "

الفوائد (58).

3 ـ اسے لوگوں كے بارہ ميں سوء ظن اور غلط گمان نہ ركھ كر اپنے بارہ ميں يہ اعتقاد مت ركھے كہ وہ خود كمال نفس ركھتا ہے اور پھر لوگ جو كچھ كہتے ہيں وہ غلط ہے اور اس كے ليے اہم ہے اور اسى كے بارہ ميں ہى ہے، بلكہ يہ تو لوگوں كے قصے اور حالات سننے اور ان كى عزت كى سے كھيلنے كى خواہش ہے.

4 ـ اس خاوند سے امید تو یہ تھی کہ اگر بیوی اپنے خاندان یا کسی اور شخص کی بات اس کے لیے نقل بھی کرتی تو وہ اسے قبول نہ کرتا، چاہے وہ کلام اس کے اپنے بارہ میں ہی ہوتی، کیونکہ اس کی بیوی اس صورت میں چغل خور اور غیبت کرنے والی ہوتی.

بعض سلف رحمہ اللہ کا قول ہے: چغل خور اور غیبت کرنے والا شخص ایک لحظہ میں اتنی خرابی پیدا کر دیتا ہے جو جادوگر ایک برس میں خرابی نہیں کر سکتا "

تو یہ خاوند اپنے لیے کیسے قبول کر رہا ہے کہ وہ ایسا کرنے کی بیوی کو خود وصیت کرے، بلکہ اگر بیوی ایسا نہ کرے تو اسے سزا کی دھمکی دیتا ہے!؟

امام نووی رحمہ اللہ ابو حامد غزالی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی کسی شخص کی چغلی اور غیبت کرے اور اسے کہا جائے کہ: فلاں شخص تیرے بارہ میں یہ کہتا ہے، یا تیرے بارہ میں یہ کر رہا ہے تو اس شخص کو درج ذیل چھ اشیاء کرنی چاہیں:

اول:

وہ اس کی تصدیق مت کرے، کیونکہ چغل خور فاسق ہے.

دوم:

وہ چغل خور کو ایسا کرنے سے منع کرے، اور اسے نصیحت کرے، اور اس کے اس فعل کو برا کہے.

سوم:

اس سے اللہ کے لیے بغض رکھو، کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک مبغوض شخص ہے، اور جس پر اللہ کا غضب ہو اس سے بغض رکھنا واجب ہے.

چہارم:

اپنے بھائی کے بارہ میں غالبا برا ظن نہیں رکھے.

پہنجم:

اسے جو کچھ بتایا گیا ہے اس کی بنا پر وہ جاسوسی پر آمادہ نہ ہو، اور اس کی کھوج میں نہ لگ جائے.

ششم:

جس چیز سے چغل خور کو روکا ہے اس چیز پر خود راضی نہ ہو جائے، اس لیے وہ اس کی چغلی کو نقل کرتے ہوئے یہ مت کہنا شروع کر دے کہ: فلاں شخص نے مجھے یہ بتایا، اس طرح تو وہ خود بھی چغل خور بن جائیگا، اور اس نے بھی وہی کام کر لیا جس سے منع کیا گیا ہے " انتہی

دیکھیں: الاذکار (275).

- خاوند جو اپنی بیوی سے چاہتا ہے وہ چغلی اور غیبت ہے، جو کہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتی ہے، اس لیے بلاشك و شبہ اس کے نقل کرنے میں فساد و خرابی اور بغض و عداوت پیدا ہوتی ہے، اور پھر بیوی کے خاندان والے اپنی بات کو خاوند تك نقل کرنے کو ناپسند کرتے ہیں.

اور یہ علم میں ہونا چاہیے کہ فساد و خرابی کی نیت سے ہی کلام نقل کرنے کو چغلی اور غیبت نہیں کہا جاتا، بلکہ بعض اوقات تو صرف بطور تماشہ اور کھیل اور فائدہ کے لیے ہوتی ہے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس چیز سے اجتناب کرنا اور بچنا اور دور رہنا ضروری ہے وہ چغلی اور غیبت ہے، جو ایك شخص سے دوسرے شخص یا پھر ایك جماعت سے دوسری جماعت کی طرف نقل کی جاتی ہے، یا پھر ایك قبیلہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف خرابی وفساد کی غرض سے اور انہیں لڑانے کے لیے، اور یہ چیز ایسی چیز کا انکشاف کرنا ہے جسے وہ ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا، چاہے جسے بتائی جا رہی ہے وہ ناپسند کرے یا پھر جس کی جانب سے نقل کی جا رہی ہے وہ ناپسند کرے، یا پھر کوئی تیسرا شخص، اور چاہے یہ بات ہو یا قول یا اعمال، یا کتابت یا پھر اشارہ کنایہ اور چاہے منقول اقوال ہوں یا پھر اعمال، اور چاہے عیب ہو یا منقول عنہ کا نقص، یا نقص نہ ہو.

انسان پر واجب ہے کہ وہ جو لوگوں کے حالات دیکھ رہا ہے وہ اس پر خاموش رہے، لیکن وہ جسے بیان کرنے میں کسی دوسرے مسلمان شخص کا فائدہ ہو یا اسے شر سے محفوظ رکھنا.

چغلی اور غیبت کا سبب یہ ہوتا ہے: یا تو جس کی جانب سے جچغلی اور غیبت کا سبب یہ ہوتا ہے: یا تو جس کی چغلی کی جا رہی ہے اس سے برا ارادہ رکھتا ہو، یا پھر جس سے چغلی کی جا رہی ہے اس سے محبت کا اظہار کرے، یا پھر فضول اور باطل باتوں میں مشغول ہو کر لطف اندوز ہونا چاہتا ہو، یہ سب حرام ہے.

چغلی اور غیبت کی حرمت پر کتاب و سنت میں بہت دلائل پائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایك ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ہو

بے وقار کمینہ، عیب گو چغل خور کی بھی بات مت مانو القلم (10 - 11).

بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو الھمزۃ (1).

حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا "

متفق علیہ.

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تمہیں العضہ کے بارہ میں بتاؤں ؟ یہ غیبت و چغلی ہے جو لوگوں کی باتیں نقل کرتا پھرتا ہے "

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

اور پھر چغلی اور غیبت ان اسباب میں شامل ہوتی ہے جس کی بنا پر عذاب قبر ہوتا ہے؛ کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا:

" ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کسی بڑے (گناہ) کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا "

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیوں نہیں، ان میں سے ایك شخص تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کرتا تھا "

متفق علیہ.

غیبت اور چغلی اس لیے حرام کی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے لوگوں کے مابین فساد اور خرابی پیدا ہوتی ہے، اور دشمنی و عداوت چل نکلتی ہے، اور پھر بدنظمی پیدا ہوتی ہے، اور لڑائی کی آگ بھڑك اٹھتی ہے، اور حسد و کینہ اور بغض اور نفاق پیدا ہوتا ہے، اور ہر قسم کی محبت و مودت کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اور تفریق و اختلاف پیدا ہوتا ہے، اور خیانت و دھوکہ کا باعث بنتی ہے، بری اور معصوم لوگوں پر بہتان بازی کا باعث بنتی ہے، اور سب و شتم اور قبیح اشیاء کا باعث بنتی ہے.

اور اس لیے بھی کہ یہ دونوں بزدلی اور کمزوری نیچ پن کا عنوان ہیں، اس کے ساتھ ساتھ چغلی اور غیبت کرنے والا شخص اور بھی بہت سارے گناہ کا ذمہ دار ٹھرتا ہے، جو اسے اللہ کے المناك عذاب اور ناراضگی و غضب کی طرف لے جاتے ہیں " .

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (3 / 237 - 239) مختصرا.

اور العضہ کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ: یہ قریش کی زبان میں جادو کے معنی میں ہے، اور ایك قول ہے کہ کذب و بہتان کو کہا جاتا ہے.

شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میرا خاوند میری باتیں اپنے گھر والوں کو بتاتا ہے، اور پھر ان کی باتیں مجھے بتاتا رہتا ہے، جس کے نتیجہ میں بہت ساری مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں، میں نے کئی بار خاوند کو کہا ہے کہ وہ ایسا مت کیا کرے، لیکن وہ اس سے باز نہیں آتا برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

شیخ کا جواب تھا:

" اس عمل کو چغلی اور غیبت کہا جاتا ہے، کہ خرابی پیدا کرنے کے لیے کلام نقل کی جائے، اس کی وعید کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

بے وقار کمینہ، عیب گو چغل خور کی بھی بات مت مانو القلم (11).

یہ جہنمیوں کے اوصاف میں سے ایك وصف ہے.

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو الھمزۃ (1).

اور ایك اثر میں ہے کہ:

" چغل خور اور غیبت کرنے والا شخص ایك لمحہ میں اتنی خرابی پیدا کر دیتا ہے جو جادوگر ایك سال میں بھی نہیں کر سکتا "

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ:

" چغل خور جنت ميں نہيں جائيگا "

بلاشك و شبہ اس كى حرمت اس وقت اور بھى شديد ہو گى جب يہ عمل خاوند اور بيوى اور اس كے رشتہ داروں كے مابين ہو، اس ليے خاوند كو اللہ سے ڈرتے اور تقوى اختيار كرتے ہوئے ايسے قبيح عمل سے باز آ جانا چاہيے كہ اللہ سبحانہ و تعالى نگرانى كر رہا ہے.

اور پھر اسے ان اسباب سے دور رہنا چاہيے جو اسے جلدى يا دير ميں عذاب سے دوچار كرنے والے ہوں، اور اسے جھوٹ اور غيبت اور چغل خورى اور بہتان سے اجتناب كرنا چاہيے، اور لوگوں ميں خرابى پيدا كرنے سے باز رہے.

اس كى بجائے وہ صدق و سچائى اختيار كرے، اور لوگوں كى عزت كى حفاظت كرے، اور اللہ كا خوف و ڈر اختيار كرے، اور اللہ كى نگرانى كا يقين ركھے كيونكہ وہ اللہ بڑى سخت سزا كا مالك ہے " انتہى

ديكھيں: الحلول الشرعية للخلافات و المشكلات الزوجية و الاسرية فتوى نمبر (42).

اس ليے خاوند اپنى بيوى سے يہ مطالبہ واپس لے لے، اور اگر خاوند اس مطالبہ پر اصرار كرتى ہے تو پھر بيوى كے ليے حلال نہيں كہ وہ خاوند كى اس بات كو تسليم كر كے لوگوں كى باتيں بتاتى پھرے، كيونكہ كلام نقل كرنے كى موافقت كرنا اسے گناہ جارى ركھنے ميں معاونت ہوگى، اور كلام نقل كرنے سے رك جانے ميں اس معصيت كا خاتمہ ہے.

اور اگر بيوى كو خدشہ ہو كہ اگر اس نے كلام نقل نہ كى تو پھر خاوند اور بيوى كے مابين مشكلات بڑھ سكتى ہيں تو پھر خاوند كے اصرار پر كلام نقل كرنے ميں كوئى حرج نہيں كہ وہ اپنے خاندان كى كلام نقل كر سكتى ہے مثلا وہ يہ كہے:

وہ آپ كى تعريف كرتے تھے اور آپ كا ذكر خير كرتے تھے اس طرح كے الفاظ نقل كرے جو ان ميں محبت و مودت قائم كرنے كا باعث ہوں، اور آپس ميں الفت پيدا ہو، اور خاوند اور اس كے سسرال والوں كے مابين اختلافات ختم ہو جائيں.

اللہ سبحانہ و تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كے خاوند كى اصلاح فرمائے، آپ اور آپ دونوں كو خير و بھلائى پر جمع كرے.

واللہ اعلم .